



## سوال

(596) تارک نماز کی مجلس اختیار کرنے کے بارے میں حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا تارک نماز کی مجلس اختیار کرنا جائز ہے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص قصد و ارادہ سے نماز کے وجوب کا انکار کرتے ہوئے نماز ترک کر دے۔ وہ باتفاق علماء کافر ہے اور جو شخص سستی و کالی کی وجہ سے نماز ترک کرے۔ اہل علم کے صحیح قول کے مطابق وہ بھی کافر ہے لہذا بے نمازوں کی مجلس اختیار کرنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ انہیں چھوڑ دیا جائے اور ان سے قطع تعلق کر دیا جائے لیکن ضروری ہے کہ اس سے پہلے انہیں یہ سمجھایا جائے کہ نماز کا ترک کرنا کفر ہے جب کہ یہ لوگ جاہل ہوں صحیح حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«البدالی بیننا و بینم الصلاة فمن تركها كفر» (سنن ترمذی)

”ہمارے اور ان (کفار و مشرکین) کے درمیان عہد، نماز ہے جو اسے ترک کر دے وہ کافر ہے۔“

اور یہ حکم عام ہے جو شخص نماز کے وجوب کا منکر ہو یا محض کوتاہی و سستی کی وجہ سے نماز ترک کرے سب کو شامل ہے۔ (وباللہ التوفیق و صلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ) (فتویٰ کیٹی)  
حدا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

## فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 485

محدث فتویٰ